Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

An Analysis of Global Challenges Posed by Islamophobia and Strategic Approaches for Their Mitigation

عالمی سطح پر اسلاموفوبیا کے چیلنجز اور ان کے سدباب کے لئے تجاویز: ایک تجزیہ

Authors Details

1. Shakeel Ahmed (Corresponding Author)
Mphil, Department of Islamic Studies, Mirpur University of Science and Technology, Mirpur Azad Kashmir, Pakistan. Sshakeelahmed027@gmail.com

2. Nafees Ur Rehman
Mphil, Department of Islamic Studies, Mirpur University of Science and Technology, Mirpur Azad Kashmir, Pakistan.

3. Abdullah Sagheer Aasi
PhD Scholar,Dapartment of Islamic Thoughts & Civilization,AIOU,Islamabad, Pakistan.

Citation

Ahmed, Shakeel and Nafees Ur Rehman and Abdullah Sagheer Aasi"An Analysis of Global Challenges Posed by Islamophobia and Strategic Approaches for Their Mitigation."Al-Marjān Research Journal, 3, no.1, Jan-Mar (2025): 190− 204.

Submission Timeline

Received: Dec 10, 2024
Revised: Dec 25, 2024
Accepted: Jan 03 , 2024
Published Online: Jan 11, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.

This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

An Analysis of Global Challenges Posed by Islamophobia and Strategic Approaches for Their Mitigation

عالمی سطح پر اسلاموفوبیا کے چیلنجز اور ان کے سدباب کے لئے تجاویز: ایک تجزیہ

☆شکیل احمد ☆ نفیس الرحمان ☆عبداللہ صغیر آسی

Abstract

This research article examines the global challenges posed by Islamophobia to Muslim nations. The term "Islamophobia" is derived from two words, Islam and phobia, with an additional "o" to link the two concepts. Phobia refers to an irrational fear, aversion, or hatred, so Islamophobia signifies an unfounded fear or hatred of Islam, often accompanied by the association of negative stereotypes with the religion. This study begins by exploring various definitions of Islamophobia and subsequently examines numerous incidents of Islamophobic acts across different countries, which reflect a fear of Islam, its values, and Islamic symbols such as mosques and Islamic schools. Some of the key challenges Muslims face in the context of Islamophobia globally include widespread misconceptions about Islam, the growing Muslim population in Western countries, the negative portrayal of Islam in the media, the association of Islam with terrorism, a lack of awareness within the Muslim community, and the dishonesty attributed to Muslims worldwide. This article also presents suggestions and recommendations to address the challenges faced by Muslim nations globally.

Keywords: Islam, Teachings, Islamophobia, Terrorism, Intolerance, Hatred, Racism, Media, Effects, Fear, Responsibility.

تعارف موضوع

فوبیا کا لغوی معنی بے جا خوف اور نفرت ہے، انگریزی میں Xenophobia (دوسرے ملک کے لوگوں سے نفرت یا خوف) یا اس کے لئے انگریزی میں Anti-Semitism (یہودیوں کے خلاف نفرت خوف) جیسے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں، مجموعی اعتبار سے ان تمام اصطلاحات میں عدم رواداری اور نسل پرستی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اسلاموفوبیا لفظ "اسلام" اور لفظ "فوبیا" یعنی "ڈر جانا" کا مجموعہ ہے یعنی اسلام اور فوبیا، ان دونوں لفظوں کے بیچ میں انگریزی زبان کا "O" بھی بڑھایا جاتا ہے تاکہ ان کے درمیان نسبت کا معنی پیدا ہو جائے، اس طرح اسلاموفوبیا کا معنی اسلام سے بے جا خوف نفرت اور مسلمانوں کے بارے میں منفی ذہنیت رکھنا ہے۔[1] اس سے غیر مسلم "اسلامی تہذیب سے ڈرنا" اور "مسلم گروہ سے ڈرنا" مراد لیتے ہیں۔ اکثر غیر مسلموں کو اسلام کے خلاف بڑھکایا جاتا ہے اور اسلامی تعلیمات کے خلاف زہر افشانی کر کے ان کے دلوں میں

☆ ایم فل، شعبہ اسلامیات، میرپور یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، میرپور آزاد کشمیر، پاکستان۔
☆ ایم فل، شعبہ اسلامیات، میرپور یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، میرپور آزاد کشمیر، پاکستان۔
☆ پی ایچ ڈی سکالر، ڈپارٹمنٹ آف اسلامک تھیٹس اینڈ سولائزیشن، AIOU، اسلام آباد، پاکستان۔

[1] Muhammad Shahabuddin, Dr., Aqallīton ke Huqūq aur Maghrib mein Islamophobia, Islamophobia: Tareef, Asbab aur Hal (Nai Dilli: Ifa Publications, 2011), Safha: 425.

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرتیں پیدا کی جاتیں ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے دلوں میں اسلام کا خوف داخل ہوتا ہے اس کو اصطلاح میں اسلاموفوبیا کہا جاتا ہے۔ اسلاموفوبیا ایک ایسی اصطلاح ہے جو مسلمانوں کے خلاف خوف، نفرت، یا تعصب کو بیان کرتی ہے۔ یہ لفظ "اسلام" اور "فوبیا" (جو کہ خوف یا نفرت کی حالت کو ظاہر کرتا ہے) کے امتزاج سے آیا ہے۔ اسلاموفوبیا دراصل مسلمانوں کے بارے میں منفی خیالات، منفی تاثرات، اور ان کے مذہب، ثقافت، یا شناخت کے بارے میں غلط فہمیوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اسلاموفوبیا کی مختلف تعریفات مختلف ماہرین، تنظیموں اور اداروں کے مطابق مختلف انداز میں کی گئی ہیں، لیکن سب کی بنیاد میں ایک ہی خیال پایا جاتا ہے: مسلمانوں کے خلاف خوف، نفرت، یا تعصب۔ یہاں کچھ مشہور تعریفات کیا جاتا ہے:

میریم ویبسٹر جو کہ ایک انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کمپنی، 180 سال سے زیادہ عرصے سے امریکہ کی زبان کی معلومات فراہم کرنے والی سب سے بڑی کمپنی رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ امریکہ کی سب سے قابل اعتبار ڈکشنری کے طور پر بھی مانی جاتی ہے، اس کے مطابق اسلاموفوبیا کی تعریف کچھ یوں کی گئی ہے:

> Irrational fear of, aversion to, or discrimination against Islam or people who practice Islam.[2]

> یعنی اسلام یا اسلام پر عمل کرنے والے لوگوں کے خلاف غیر معقول خوف، نفرت، یا امتیازی سلوک ہے۔

اسی طرح آرگنائزیشن آف اسلامک کوآپریشن (OIC) نے اسلاموفوبیا کی تعریف کچھ اس طرح بیان کی ہے:

> Islamophobia is a combination of hate, fear, and prejudice against Islam, against Muslims, as well as against anything associated with the religion, such as Mosques, Islamic Centers, Holy Qur'an, Hijab, etc. It also constitutes hatred, stigmatization, racism and discriminations in daily life, on Media, at workplace, in political sphere, etc. It rests in the mind and it reflects in attitudes, and could be manifested through violent actions, such as burning mosques, vandalizing properties, abusing women wearing scarf, or insulting Prophet or sacred symbols of Islam.[3]

> یعنی اسلام کے خلاف نفرت، خوف، متعصب رویے کا نام اسلاموفوبیا ہے۔ یہ رویہ مسلمانوں کے خلاف بھی ہے اور ان کے مذہب کے خلاف بھی، اس کے ساتھ ساتھ یہ رویہ ہر اس چیز کے خلاف بھی ہے جو مذہب اسلام سے منسلک ہے جیسا کہ مساجد، اسلامی مراکز، قرآن یا حجاب وغیرہ۔ یہی رویہ مسلمانوں کو تما شعبہ ہائے زندگی میں بدنام کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ان کے خلاف اشتعال انگیزی کو جنم دیتا ہے۔

اسی طرح آکسفورڈ انگلش ڈکشنری کے مطابق بھی اسلاموفوبیا کو اسلام یا مسلمانوں کے بارے میں غیر معقول خوف یا نفرت کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ وہاں پر اس کی تعریف کچھ یوں کی گئی ہے:

> Islamophobia is the fear of, hatred of, or prejudice against the religion of Islam or Muslims in general, especially when seen as a geopolitical force or a source of terrorism.[4]

یہ تعریف اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ اسلاموفوبیا ایک جذباتی اور غیر معقول ردعمل ہوتا ہے جو مسلمانوں کے خلاف پایا جاتا ہے۔

[2] See: https://www.merriam-webster.com/dictionary/Islamophobia
[3] See: https://www.oic-oci.org/page/?p_id=182&p_ref=61&lan=en
[4] See: https://justapedia.org/wiki/Islamophobia

اسی طرح امریکن اسلامک ریلیشنز کونسل (CAIR) نے بھی اسلاموفوبیا کو ایک نفرت انگیز نظریہ یا عقیدہ قرار دیا گیا ہے جس میں مسلمانوں کو دشمن یا غیر معقول طور پر خطرناک سمجھا جاتا ہے اور ان کے خلاف تعصبات کی بنیاد پر ان سے امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔[5]

یہ تمام تعریفات اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ اسلاموفوبیا دراصل مسلمانوں کے بارے میں بلاجواز خوف، نفرت اور تعصب پر مبنی ہے جو انہیں سوسائٹی میں الگ تھلگ کر دیتا ہے اور ان کے حقوق، آزادی اور مساوات کو متاثر کرتا ہے۔ دراصل اسلاموفوبیا ایک ایسی اصطلاح ہے جو اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لیے متعارف کروائی گئی ہے، بالخصوص 11 ستمبر 2001ء کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر ڈرامائی حملوں کے بعد کثرت سے اس لفظ کا استعمال ہوا ہے۔ اسلاموفوبیا کی وجہ سے مغربی دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کو ایک دہشت گرد گروہ کے طور اور نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ان (نائن الیون کے) حملوں کے بعد سے مغربی ممالک میں مسلمانوں کو تعصب اور نفرت کا سامنا کرنا پڑا، اب مشرق وسطیٰ میں جو صورتحال پیدا ہوئی ہے، اُس نے حالات کو اور بھی خراب کر دیا ہے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ دنیا کے اکثر حصوں میں اسلام فوبیا کے واقعات رونما ہوئے ہیں، یہاں تک کہ ہندوستان جیسے سیکولر ملک میں بھی اسلاموفوبیا کے اثرات دیکھنے میں آتے ہیں، ماضی میں گجرات کے فسادات اور بابری مسجد کی شہادت سمیت ایسے ہزاروں واقعات اس کی واضح مثال ہیں، ماضی میں کئی ایسی رپورٹس سامنے آئی ہیں جن میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے، اس کا ثبوت یہ ہے کہ سرکاری ملازمتوں، سماجی اور سیاسی اداروں میں مسلمانوں کی نمائندگی تشویشناک حد تک کم ہے، اسی طرح چین اور برما میں مسلمانوں کے ساتھ کافی زیادتی ہوتی رہی ہے، یہاں تک کہ حکومت مسلمانوں کو سفر حج، روزہ اور قرآن کی تعلیم سے بھی روکتی ہے اور سنکیانک، برما، فلسطین میں مسلمانوں کے ساتھ حکومت کا جو غلط برتاؤ ہے، پوری دنیا اس سے واقف ہے۔

European Monitoring Centre نے مئی 2002ء کی رپورٹ میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ نائن الیون کے بعد پورے یورپ میں مسلمانوں کو زندگی کے ہر شعبہ میں بدسلوکی، تشدد، امتیاز اور انتقام کا سامنا ہے، دہشت گردی کے ہر واقعہ سے مسلمانوں کو جوڑا جاتا ہے اور اسامہ کی اولاد کہہ کر ان کی تضحیک کی جاتی ہے۔[6] ان حالات کی بدولت مسلمانوں کو بالعموم عالمی سطح پر اور بالخصوص غیر مسلم ممالک میں شدید قسم کے چیلنجز کا سامنا ہے۔ ماضی قریب میں ایسے بے شمار واقعات رونما ہوئے ہیں جو غیر مسلم متشدد رویے کی عکاسی کرتے ہیں۔

مبحثِ اوّل: عالمی سطح پر اسلاموفوبیا کے واقعات

عالمی سطح پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عدم برداشت کے متعدد ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں جو اسلام سے خائف یا اسلاموفوبیا کے شکار افراد کی تنگ نظری کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ جن میں سے چند ایک واقعات کو یہاں بطورِ مثال پیش کیا جاتا ہے:

29 نومبر 2009ء میں سوئٹزرلینڈ میں ایک ریفرنڈم رائے شماری کے ذریعے مساجد کے مینار پر پابندی عائد کر دی گئی۔[7] اٹلی میں پیپلز آف فریڈم (PDL) نامی جماعت کے رہنما Gasparri Maurizio نے کہا کہ میوان میں کلوزیم کے سامنے نفلی عبادات (نماز) کا مذہب سے کچھ لینا دینا نہیں ہے، یہ لوگوں کو محض خوف دلانے اور دھمکانے کا ایک طریقہ ہے، جو لوگ اس طرح کی عبادت یعنی نماز میں شریک ہوتے ہیں، پولیس کو چاہیے کہ انہیں پہچانے اور اگر ممکن ہو تو انہیں ملک سے نکال دے۔[8] سپین کی سیاسی جماعت پلیٹ فارم فار کٹالونیا (Catalonia) کے پروگرام

[5] See: https://www.cair.com/?post_type=post&s=islamophobia
[6] Muhammad Shahabuddin, Dr., Aqallīton ke Huqūq aur Maghrib mein Islamophobia, Islamophobia: Tareef, Asbab aur Hal (Nai Dilli: Ifa Publications, 2011), Safha: 430.
[7] "Swiss awam ne referendum ke zariye masajid ke minaron par pabandi aaid kar di," New York Times, 29 November 2009.
[8] Mahnama Afkar Milli (Dilli, June 2012).

میں کہا گیا کہ Catalonia (اسپین کا ایک صوبہ) میں مسلم تارکینِ وطن کے آنے سے ہماری یورپی شناخت کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے یعنی انفرادی و اجتماعی زندگی، جمہوریت، گریکو لاطین کلچر، عیسائیت Catalonia کی زبانیں یا معروف رسوم وروایات کے وجود کیلئے اسلام ایک خطرہ ہے۔[9]

2017ء میں آسٹریلیا کے ایک اسلامی سکول کے باہر مسلم طلباء کو ہراساں کرنے کے لئے خنزیر کا سر پھینک دیا گیا، جو کہ اسلاموفوبیا کے شکار افراد کی طرف سے کی گئی ایک بھیانک شرارت تھی۔[10]

اسی طرح بریڈ فورڈ (برطانیہ) میں مسلم نوجوانوں کو ایسے دھمکی آمیز خطوط موصول ہوئے جن میں ان پر ایسڈ (Acid) کے ذریعے حملہ کر کے ان کی شکلوں کو مسخ کرنے کی دھمکی دی گئی۔[11] 2017ء ہی میں مانچسٹر کی ایک مسجد کو ایسا خط موصول ہوا جس میں سفید پوڈر تھا اور مسلمانوں میں اس خط کی وجہ سے شدید اضطراب پیدا ہو گیا، کیونکہ اس سے دو ہفتے قبل ان کو ایک ایسا ڈبہ موصول ہوا تھا جس میں خنزیر کا گوشت تھا۔[12]

نیوزی لینڈ میں 15 مارچ 2019ء نمازِ جمعہ کے دوران دو مساجد پر دہشت گردوں کا حملہ ہوا جس میں پچاس سے زائد مسلمان شہید ہو گئے۔[13] نومبر 2019ء میں وائس آف امریکہ کی ایک رپورٹ میں دکھایا گیا کہ فرانس کے شہر پیرس سمیت کئی دیگر شہروں میں بھی ہزاروں افراد نے یورپ میں مسلمان آبادیوں کو اسلاموفوبیا کے تحت ہدف بنائے جانے کے واقعات کے خلاف مارچ کیا۔ وائس آف امریکہ کے لیے پیرس سے لیزا برائنٹ نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ اس ریلی میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی۔ وہاں موجود ایک شہری محمد نے جو اپنی بہن خدیجہ کے ساتھ اس مارچ میں شریک تھا، بتایا کہ مسلمانوں کو شدت پسند رویوں کا سامنا رہتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ: "ہم پوری طرح اس معاشرے میں خود کو ضم محسوس کرتے ہیں لیکن ہمیں شدت پسندی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ نوکری کے لیے انٹرویو سے لے کر کسی بھی فرانسیسی روایتی عمل کا حصہ بننے تک، ہر جگہ اپنا نام تبدیل کر لو۔"[14]

اپریل 2023ء میں وائس آف امریکہ کی صحافی خاتون صباحت زکریا نے ایک رپورٹ پیش کی جس میں بتایا کہ امریکی ریاست نیو جرسی کے علاقے پیٹرسن میں امام مسجد پر حملہ اور سکول کے بورڈ پر لفظ "اللہ" کے حروف کو مسخ کرنے کے واقعات کے بعد اب یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا امریکہ میں اسلاموفوبیا کے واقعات بڑھ رہے ہیں؟[15] اسی ضمن میں ایڈوکیسی گروپ کاؤنسل آن امریکن اسلامک ریلیشنز (سی اے آئی آر) نے 2024ء کے اوائل میں اپنی ایک رپورٹ شائع کی جس میں یہ انکشاف کیا گیا کہ سن 2023ء میں امریکہ میں مسلمانوں کے خلاف واقعات میں ریکارڈ اضافہ ہوا

---

[9] Repeated Reference

[10]See: Inquisitr News' entry, in: https://www.inquisitr.com/4376914/islamophobia-in-australia-pigs- head-outside-muslim-college-in-brisbane-cctv-footage-captures-hate-crime/, retrieved on 20.7.2017

[11] See: PressTV News' entry, in: http://www.presstv.ir/Detail/2017/08/30/533400/Muslims-Bradford-hate-crimes-acid-attacks, retrieved on 1.9.2017

[12] See: The Sun News' entry, in: https://www.thesun.co.uk/news/4843056/manchester-didsbury-mosque-suspicious-white-powder-letter/, retrieved on 7.11.2017

[13] Nawa-i-Waqt (Islamabad: 16 March 2019).

[14] See: https://www.urduvoa.com/a/france-islamo-phobia/5160277.html

[15] See: https://www.urduvoa.com/a/patterson-mosque-incident/7049110.html

ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ مسلمانوں کے خلاف حملوں اور ان کے ساتھ تفریقی سلوک کی مجموعی طور پر 8061 شکایتیں درج کرائی گئیں جو کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں 56 فیصد زیادہ ہیں۔[16]

ایک اخباری تحقیقاتی نیوز چینل انڈیپینڈینٹ اردو (INDEPENDENT URDU) نے فروری 2024ء میں ایک رپورٹ پیش کی جس میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ برطانیہ میں مسلم نوجوان اندھیرا پھیلنے کے بعد شام کو گھر سے نکلنے سے ڈرتے ہیں کیونکہ وہ اس بات سے خائف ہیں کہ اسلاموفوبیا سے متاثر کوئی شخص ان پر حملہ کر دے گا۔[17]

اسی طرح کئی ممالک میں مسلمانوں کے لیے اپنے مذہب پر عمل کرنا مشکل ہو رہا ہے، خاص طور پر اگر وہ اسلامی لباس (جیسے حجاب یا نقاب) پہننا چاہتے ہوں یا نماز پڑھنا چاہتے ہوں۔ خاص طور پر مغربی ممالک میں حجاب پر خاصی تنقید کی جاتی ہے، ان کے ہاں پردہ کرنے والے خواتین انتہا پسند اور تنگ نظر ہوتی ہیں، برقعہ اور حجاب استعمال کرنے والی خواتین پر طرح طرح کے جملے کسے جاتے ہیں اور انہیں دہشت گردوں کے قبیلے سے جوڑا جاتا ہے۔ بی بی سی نے 2021ء میں کینیڈا میں مقیم پاکستانی نژاد خاتون عائشہ ناصر سے متعلق ایک رپورٹ شائع کی جس میں بتایا گیا کہ کس طرح اس کو ایک بس کے اندر صرف حجاب پہننے کی وجہ سے منفی رویوں کا سامنا کرنا پڑا۔[18] بی بی سی اردو ہی کی ایک اور رپورٹ کے مطابق سال 2004ء میں فرانس میں سکولوں میں مسلم لڑکیوں کو اسکارف کے ساتھ سکول میں داخلے کو ممنوع قرار دیا گیا، مسلم لڑکیوں کو ان کے لباس، سر ڈھانپنے، کی وجہ سے سکولوں میں داخلے سے انکار کرنے کا پہلا شائع شدہ کیس 1989 میں پیرس کے قریب کریل قصبے میں ہوا۔ سنہ 2010ء کے قانون میں عوامی جگھوں پر نقاب کرنے پر پابندی لگادی گئی۔ سال 2021ء سے 2022ء میں ایسے 617 واقعات ریکارڈ ہوئے تھے اور یہ اب بڑھ کر 1984 ہو گئے ہیں۔ ان میں سے اکثریت واقعات عبایہ پہنے ہوئے مسلم نو عمر لڑکیوں سے متعلق ہیں۔[19]

اسی طرح نواب علی اختر لکھتے ہیں کہ بابری مسجد کی شہادت کے بعد مسلمانوں پر ظلم و ستم کے ایک خطرناک کھیل کا آغاز ہو چکا ہے، کہیں تو جہاد کا حیلہ اور بہانہ بنا کر مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے تو کہیں گئو شی اور چوری کے الزام میں ان کی شبیہ پر داغ لگا کر ان کو موت کی نیند سلا دیا جاتا ہے تو کہیں پر شہریت پر سوالیہ نشان لگا کر ان کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کیا جا رہا ہے، اس طرح کے مظالم کیوں؟[20]

ایک منظم اور گہری سازش کے ساتھ دنیا کے ہر آباد خطہ میں امت مسلمہ کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، ایسا لگتا ہے کہ تمام اقوام عالم نے کوئی ٹھوس اور انتہائی خطرناک معاہدہ اور اتفاق کیا ہو، جس معاہدہ پر دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام طاقتیں عمل پیرا نظر آتی ہیں۔ امت مسلمہ کی جان ومال، عزت و آبر اور دینی و ملی تشخص سب داؤ پر ہیں، مسلمانوں کے اقتصادی ذرائع بھی نشانہ پر ہیں، جان بھی خطرے میں ہے، عزت وآبرو بھی پامالی کی دہلیز پر ہے اور دین ومذہب تو اغیار کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح چبھ رہا ہے۔ تمام اقوام عالم نے یک زبان ہو کر دہشت گردی کو اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ جوڑ دیا ہے، جس کی وجہ سے ہر جگہ کے مسلمان شک کی نگاہ سے دیکھے جا رہے ہیں، نیز مذہبی اور جنسی تشدد

[16]See:https://www.dw.com/ur/%D8%A7%D9%85%D8%B1%DB%8C%DA%A9%DB%81-%D9%85%DB%8C%DA%BA-%D8%B3%D8%A7%D9%84-2023-%D9%85%DB%8C%DA%BA-%D9%85%D8%B3%D9%84%D9%85-%D9%85%D8%AE%D8%A7%D9%84%D9%81-%D9%88%D8%A7%D9%82%D8%B9%D8%A7%D8%AA-%D9%85%DB%8C%DA%BA-%D8%B1%DB%8C%DA%A9%D8%A7%D8%B1%DA%88-%D8%A7%D8%B6%D8%A7%D9%81%DB%81/a-68716197

[17] See: https://www.independenturdu.com/node/161581

[18] See: https://www.bbc.com/urdu/world-57416246

[19] See: https://www.bbc.com/urdu/articles/ckv1ywklpv1o

[20] "Mulk mein Islamophobia paida karne ki sazish," Qaumi Awaz, Nawab Ali Akhtar, 27 June 2019.

کے بھی شکار ہو رہے ہیں۔ یہ واقعات اس بات کی طرف نشاندہی کرتے ہیں کہ مغرب یا غیر اسلامی ممالک اسلاموفوبیا کے بری طرح سے شکار ہیں اور وہ ہر اس صورت کو بروئے کار لانا چاہتے ہیں جس کے ذریعے وہ اسلام یا مسلمانوں کے تشخص کو پامال کریں۔ ایک طائرانہ اور سرسری نگاہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے موجودہ احوال پر ڈالی جائے، برما ہو یا شام، فلسطین ہو یا افغانستان، افریقہ یا امریکہ، عراق ہو یا یمن، ہر ملک اور دنیا کے ہر خطہ میں مسلم قوم تاریخ کے بدترین دور سے گزر رہی ہے، پورا کرۂ ارض مسلمانوں کے خون سے رنگین کیا جارہا ہے، دنیا کا یہ گھروندہ اور یہ سیارہ ارضی ہر طرف سے مسلمانوں کی آہ وبکا اور چیخ وپکار سے گونج رہا ہے، اس دور ظلم و ستم میں مسلمان کا خون سب سے آسان اور ارزاں ہو گیا ہے، نیز دنیا کے کسی گوشہ سے بھی مسلمانوں کی ہمدردی اور حمایت میں کوئی آواز نہیں اٹھ رہی ہے۔

مبحثِ ثانی: عالمی سطح پر اسلاموفوبیا کے چیلنجز

اب اس اسلاموفوبیا کے مرض سے ان لوگوں کو کیسے نجات دلائی جائے اور کیسے اسلام کو ایک پرامن اور عافیت والے مذہب کے طور پر ان لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے، اس ضمن میں مسلم امہ کو عالمی سطح پر بہت سے مسائل اور چیلنجز کا سامنا ہے، اب یہاں پر ہم ان چیلنجز کا ذکر کرتے ہیں۔

1. اسلام سے متعلق غلط فہمی

اسلام فوبیا کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ اہلِ مغرب اسلام کے بارے میں بہت سی غلط فہمیوں کا شکار ہیں۔ ان کے غلط طرزِ فکر کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ ان کے سامنے اسلام کو آسان بنانا بہت مشکل ہے، مثلاً وہ اسلام کو مغرب کے مقابلہ میں مختلف سمجھنے کے بجائے اس کو مغرب سے کم تر سمجھتی ہیں، اسلام کو متنوع اور ترقی پسند مذہب سمجھنے کے بجائے اس کو منجمد اور ترقی کا دشمن مانتی ہیں، اس لئے یہ قومیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت اور امتیاز کو نہ صرف درست خیال کرتی ہیں بلکہ اس کی پذیرائی بھی کرتی ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ جو لوگ مغرب میں امتیاز و نسل پرستی کے خلاف آواز اٹھانے والے ہیں، ان کی نظر میں بھی اسلام فوبیا کوئی بری بات نہیں ہے، صورتحال یہ ہے کہ یورپ اور مغربی دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کی ایسی تصویر ذہنوں میں بٹھادی گئی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام اور مسلمان ان کی قومیت اور تہذیب کے بالکل برعکس ہیں، لہٰذا ان سے مفاہمت اور ہم آہنگی ممکن نہیں ہے۔ اس حوالے سے Runnymede Trust نے اپنی رپورٹ میں مغربی نظریات کو درج ذیل 8 شقوں میں بیان کیا ہے:[21]

i. اسلام کے بارے میں عمومی نقطہ نظر یہ ہے کہ یہ ایسا سیاسی نظام ہے جس میں ہم آہنگی نہیں، کیونکہ وہ تبدیلیوں کے خلاف ہے۔
ii. اسلام مغربی دنیا سے الگ تھلگ رہنے والا ایک جامد مذہب ہے اور وہ مشترکہ اقدارِ حیات میں یقین نہیں رکھتا ہے، اس میں قبول کرنے کی صلاحیت ہے اور نہ ہی اثر انداز ہونے کی۔
iii. اسلامی نظام کو مغربی نظامِ حیات سے کمتر سمجھا جاتا ہے اور اس کو غیر مہذب، غیر معقول، قدامت پرست اور جنسی امتیازات کی وکالت کرنے والا مذہب قرار دیا جاتا ہے۔
iv. اسلام تشدد کا حامی، جارحانہ، خطرناک، دہشت گردی کو فروغ دینے والا اور تہذیبی تصادم کو بھڑکانے والا مذہب ہے۔
v. اسلام کو روحانی مذہب سمجھنے کی بجائے اس کو ایک ایسا سیاسی نظام سمجھتے ہیں جس کا استعمال سیاسی اور عسکری بالادستی حاصل کرنے کے لئے ہوتا ہے۔
vi. مسلمانوں کی طرف سے مغرب کے خلاف جو آواز اٹھائی جاتی ہے اس کو فوراً رد کر دیا جاتا ہے۔

---

[21] Muhammad Shahabuddin, Dr., Aqallīton ke Huqūq aur Maghrib mein Islamophobia, Islamophobia: Tareef, Asbab aur Hal (Nai Dilli: Ifa Publications, 2011), Safha: 434.

vii. مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک اور ان کو سماجی دھارا سے خارج کرنے کیلئے اسلام پر ستم ڈھایا جاتا ہے۔
viii. مسلمانوں کے خلاف ظلم وستم کو فطری اور معمول کی کاروائی قرار دیا جاتا ہے۔

اسی طرح خود نا سمجھ مسلمانوں کی طرف سے بھی بعض اوقات اسلاموفوبیا کو فروغ دینے کیلئے درجہ ذیل نادانیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔

* قرآن کریم کی جہاد بالسیف سے متعلق آیات کی ایسی تعبیر کو عام کردی جاتی ہیں جس سے یہ تاثر عام ہو جائے کہ اسلام خون خرابے کا مذہب ہے اور مسلمان ایک جنگ پسند قوم ہے اور مسلمان صرف لڑائی جھگڑے کو ہی پسند کرتے ہیں۔
* مدارس، علماء یا عمومی طور پر کسی بھی داڑھی والے مسلمان کے بارے میں یہ الزام تراشی کی جاتی ہے کہ انہیں کے ذریعہ مسلمانوں کو بنیاد پرست، کٹر اور دہشت گرد بنایا جاتا ہے۔
* آپ ﷺ کی سیرت سے غزوات کو لے کر آپ ﷺ کی ظلم کے خلاف جدوجہد پر مبنی تعلیمات کو اس طرح مسخ کرکے پیش کیا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کی تصویر رحمۃ للعالمین کے بجائے ایک جنگ پسند قائد کے روپ میں نظر آنے لگتی ہے۔

2. غیر مسلم علاقوں میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ پچھلے کچھ سالوں میں مغرب کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں کی آبادی میں شدید اضافہ ہوا ہے۔ صرف فرانس اور جرمنی ہی میں پانچ ملین سے زائد آبادی مسلمانوں کی ہے اور اگر ترکی کو بھی یورپ کے لسٹ میں شامل کر لیا گیا تو پھر مسلمان مجموعی طور پر یورپ میں اکثریت میں ہو جائیں گے۔ اسی طرح اگر یورپ کی بات کی جائے تو آج نیوز کی ایک رپورٹ کے مطابق رواں سال 2024ء ہی میں صرف پاکستان سے برطانیہ جانے والے افراد کی تعداد سات لاکھ سے زائد ہے۔[22]

مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد یقیناً اہل مغرب کے لیے باعث خوف ہے۔ اگرچہ حکومت اس سلسلے میں عوام کو ریلیف دینے کی کوشش اور اقدامات بھی کر رہی ہے لیکن بہر حال اتنی بڑی تعداد میں مسلمانوں کا ان علاقوں میں ہونا بذاتِ خود اہل مغرب کے لئے باعثِ تشویش ہے جبکہ وہ پہلے ہی سے اسلاموفوبیا کا شکار ہوں۔ ایک ماہر سماجیات پروفیسر Steven Vertovec کا کہنا ہے کہ حکومتی اقدامات سے مسلمانوں کو عوامی زندگی میں نمایاں مقام تو ضرور ملے گا مگر اس سے اسلاموفوبیا کا ازالہ نہیں ہو سکے گا، کیوں کہ مسلم مخالف افراد اور تنظیموں کے منفی جذبات اس سے اور بڑھیں گے۔[23]

3. میڈیا کا منفی کردار

اسی طرح ہمارا ایک بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ذرائع ابلاغ خواہ وہ کسی بھی شکل میں ہوں، ان پر کسی نہ کسی درجے میں غیروں کی چھاپ نظر آتی ہے۔ اسلاموفوبیا کو فروغ دینے میں میڈیا سب سے زیادہ پیش پیش ہے۔ اس بات کا اعتراف الزبتھ پال نے انسائیکلوپیڈیا آف ریس اور ایتھنک سٹڈیز میں کیا ہے۔ مثال کے طور پر 1994ء سے لے کر 2004ء تک برطانوی پریس میں شائع ہونے والے مضامین کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے نقطہ نظر کی نمائندگی بہت کم ہوئی ہے اور اگر ہوئی بھی ہے تو منفی نقطہ نظر سے۔[24] مغربی میڈیا نے اسلام کے خلاف غلط فہمی اور غلط تاثر قائم کرنے کے لیے ایک بڑا کردار ادا کیا ہے۔ مغربی میڈیا نے بنیاد پرستی اور دہشت گردی جیسی دو اصطلاحات اسلام سے وابستہ کرنے کی مسلسل کوششیں کی ہیں۔ امریکی اور مغربی میڈیا کا شروع دن سے معمول رہا ہے کہ جب بھی دہشت گردی سے متعلق کوئی بات یا واقعہ ہوتا ہے تو

---

[22] See: https://www.aaj.tv/news/30423758

[23] Muhammad Shahabuddin, Dr., Aqallīton ke Huqūq aur Maghrib mein Islamophobia, Islamophobia: Tareef, Asbab aur Hal (Nai Dilli: Ifa Publications, 2011), Safha: 435.

[24] Repeated Reference

اس کی تحقیق سے قبل ہی الزام مسلمانوں کے سر تھوپ دیا جاتا ہے۔[25] اسی طرح فلموں کے اندر چوری، قتل و غارت، ڈاکہ زنی، غنڈہ گردی، عصمت دری جیسے بھیانک کردار کو دکھانے کے لیے کسی نہ کسی داڑھی والے شخص کا انتخاب کیا جاتا ہے، جس کا بنیادی مقصد لوگوں کے ذہنوں میں یہ تاثر بٹھانا ہے کہ ہمیشہ داڑھی والے لوگ ہی اس قسم کے منفی کاموں میں ملوث ہوتے ہیں۔ رنی میڈ ٹرسٹ (Runnymede Trust) کی رپورٹ 1997ء کے مطابق مغرب میں اسلام کو ایک اجنبی چیز سمجھا جاتا ہے، اس کا سبب مغربی ذرائع ابلاغ کا اسلام مخالف پروپیگنڈہ ہے۔ اسلام کو مغربی تہذیب کا دشمن، مغربی ثقافت کا دشمن اور مغربی دنیا کا دشمن دکھایا جاتا ہے، کسی بھی ایک کردار کو لے کر اس طرح اچھالا جاتا ہے کہ فرد یا چند افراد کے گروہ کو تمام عالم اسلام کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ جبکہ ماضی میں دوسری طرف سفید فام دہشت گردی کو ایک فرد کی غلطی بنا کر پیش کیا جاتا رہا۔[26] بلاشبہ یہ اسلاموفوبیا کی ایک تاریک مثال ہے۔

اسی طرح سی این این جو کہ امریکہ کا ایک معروف ٹی وی چینل ہے اور لوگ اس کی رپورٹنگ کو بڑا معتبر اور مستند خیال کرتے ہیں حالانکہ حقیقت دیکھی جائے تو جن لوگوں کو یہ اسلام سے متعلق گفتگو کے لیے مدعو کرتے ہیں ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں، یہ لوگ محض اپنی قیاس آرائیوں اور متعصبانہ خیالات کے سہارے پر لوگوں کو اسلام سے متنفر کرتے ہیں۔ اسی طرح مغربی میڈیا اسلاموفوبیا کو فروغ دینے کے لیے صرف ان منفی پروپیگنڈا پر ہی اکتفا نہیں کرتا بلکہ اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف نازیبا اور ناشائستہ زبان بھی استعمال کر تا رہا ہے تاکہ مسلمانوں اور اسلام کو لوگوں کی نظروں میں بدنام کریں اور اسی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے جذبات بھی مجروح کریں، فرانس میں چھپنے والے گستاخانہ خاکے اس کی واضح مثال ہیں۔ مغربی میڈیا کی یہ تمام زہر افشانیاں جنہیں وہ آزادی اظہار رائے کا نام دیتے ہیں صرف اسلام، مسلمانوں اور پیغمبر اسلام ﷺ تک ہی محدود ہیں جبکہ دوسری طرف جب بھی کوئی ان کی فکر و تہذیب، ثقافت، سیاست اور اخلاقیات پر کسی قسم کی تنقید کرتا ہے تو وہ اسے آزادی اظہار رائے پر حملہ قرار دیتے ہیں۔ مغربی میڈیا کا یہ دوہرا معیار سراسر اسلاموفوبیا سے متاثر ہونے کی علامت ہے۔

اگرچہ مسلم میڈیا کے بعض ادارے اور کچھ افراد اپنی طرف سے اصلاح احوال کی کوششوں میں بھی مصروف عمل ہیں اور انفرادی طور پر کئی لوگ ایسے ہیں جنہیں اس شعبے میں امید کی کرن کہا جاسکتا ہے لیکن مجموعی طور پر جس طرح ذرائع ابلاغ اسلام دشمنی پھیلانے، اپنی اقدار وروایات کو ختم کر کے غیروں کی تہذیب مسلط کرنے اور فکری و نظریاتی حوالوں سے غلط فہمیاں اور گمراہی پھیلانے میں جو کردار ادا کر رہے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ عالمی سطح پر میڈیا کی اسلام دشمن، مسلم کش، اخلاق باختہ اور حیاسوز پالیسیوں کے تدارک کے لیے امت مسلمہ نے کبھی سنجیدگی سے نہیں سوچا نہ اس صورتحال کی تلافی کی کوئی سنجیدہ کوشش کی جس کا خمیازہ آج ہم سب کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔

4. اسلام کو دہشت گردی کے ساتھ جوڑنا

اسلام کی طرف عام لوگوں کا رجحان اور کثرت سے لوگوں کا اسلام قبول کرنا اسلام دشمنوں کو کسی صورت بھی گوارا نہیں ہو سکتا، لہذا ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔ انہی اوچھے ہتھکنڈوں میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ اسلام کو دہشت گردی کے ساتھ جوڑ کر مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دے دیا جائے۔ بالخصوص نائن الیون کے واقعے کے بعد اس رجحان میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ اسی طرح دنیا کے مختلف علاقوں میں دھماکے کروا کر پھر اس کا تعلق کسی نہ کسی اسلامی تنظیم یا تحریک سے جوڑ دینا، پھر میڈیا پر یہ خبریں شائع کروانا کہ فلاں تنظیم نے اس کی ذمہ داری قبول کر لی اور پھر مہینوں مہینوں اس خبر کو روزانہ کی بنیاد پر ٹی وی پر چلاتے رہنا اور لوگوں کی اس انداز میں برین واشنگ کرنا کہ مسلمان دہشت گرد ہوتے ہیں، اسی طرح لوگوں کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف نفرت

[25] Dr. Khadija Aziz, "Maghrib mein Islamophobia ke liye Mustamal Zarāye (Electronic Media) aur un ke Asarāt," Burjis, J: 1, Shumara: 1 (January – June 2014), Safha: 49.

[26] Inshal Rao, "Arzoo-e-Sehar, Islamophobia se Tahzibon ke Tasadum ka Khatra," Roznama Roshni International, 25 November 2019.

بھرتے رہنا اور ان کو اس ذہنی سطح پر لے آنا کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کو دہشت کا دوسرا نام سمجھیں۔ اسی طرح پوری دنیا میں بالخصوص جہاں جہاں مسلمان مظلوم ہیں جیسے فلسطین یا کشمیر میں مسلمان اگر اپنے دفاع کے لیے جنگ کریں یا آزادی کی جدوجہد کریں تو ان تمام صورتوں میں ان کو دہشت گردی سے جوڑ دیا جاتا ہے، جبکہ یہی کام اگر دوسرے مذاہب کے لوگ کریں تو وہاں پر آزادی اظہار کے نام پر انہی اسلاموفوبیا کے شکار لوگوں کی زبانیں خاموش ہو جاتی ہیں۔ مغرب میں اسی فضا کو پروان چڑھایا جا رہا ہے، گویا اسلام اور مسلمانوں سے متعلق ہر چیز کا دوسرا نام انتہا پسندی اور دہشت گردی ہے۔ دنیا میں جہاں بھی مسلمان اقلیت میں ہیں، ان کی شہریت پر سوالات، ان کے پاسپورٹ مشکوک اور ان کی عورتوں کو محض اپنے لباس کی وجہ سے شک و شبے کی نگاہ سے دکھا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس مذہب کو سب سے زیادہ ہدفِ تنقید اور ملامت بنایا جا رہا ہے وہ اسلام ہی ہے۔

5. مسلم معاشرے میں تعلیم کا فقدان

مغرب کے ہاں اسلاموفوبیا کی ایک بڑی وجہ مسلم معاشرے میں تعلیم کی کمی ہے جس کی بدولے اہلِ مغرب مسلمانوں کو تعلیم کا دشمن سمجھتے ہیں اور یہ ایک ایسا سبب ہے جس کے ذمہ دار انفرادی طور پر افراد بھی ہیں اور اجتماعی سطح پر مسلمان معاشرے بھی، عوام بھی ہیں اور حکمران بھی۔ ایک ایسی امت جس کی پہلی وحی کا آغاز اقراء سے ہوتا ہے، ایک ایسی امت جس کے نبی ﷺ کو معلم بنا کر بھیجا جاتا ہے، اگر وہ امت تعلیم کے میدان میں دنیا سے پیچھے رہ جائے تو اس پر افسوس کے اظہار کے سوا اور کیا کیا جا سکتا ہے؟ مسلمانوں کو تعلیم سے محروم رکھنے کے ذمہ دار جہاں حکمران ہیں کہ انہوں نے اعلیٰ تعلیمی اداروں کے قیام، تعلیمی سہولیات و ضروریات کی فراہمی، اعلیٰ معیار کی درس گاہوں کے انتظام و انصرام، تعلیم کے لیے معقول بجٹ مختص کرنے اور اپنی قوموں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کے معاملے میں ہمیشہ مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کیا وہیں عوام نے بھی انفرادی طور پر اس معاملے میں افسوسناک حد تک تغافل برتا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی ہو یا جدید ایجادات، میڈیکل اور انجینئرنگ ہو یا کوئی دوسرا علم، ہم اپنے شاندار اور تابناک ماضی کے حوالے تو دیتے ہیں، چند مسلمان سائنسدانوں کا تذکرہ تو کرتے ہیں لیکن کیا ہم نے سوچا کہ آج وہ بڑے بڑے سائنسدان کیوں جنم نہیں لیتے؟ آج ہم ہر معاملے میں غیروں کے محتاج کیوں ہیں؟ آج اسلامی دنیا میں شرح خواندگی اتنی کم کیوں ہے؟ آج دنیا کی معیاری درسگاہیں اور رصدگاہیں عالم اسلام میں کیوں نہیں؟ یونیورسٹیز کی رینکنگ میں اسلامی دنیا کے تعلیمی اداروں کا سراغ تک کیوں نہیں ملتا؟

یہی وجہ ہے کہ مغرب اب ہمیں تعلیم و تعلم سے عاری ایک قوم سمجھتا ہے اور ان کا مسلمانوں کے بارے میں ماننا یہ ہے کہ یہ لوگ تعلیم کے دشمن ہیں۔ ہمیں اس معاملے پر خوب سوچ و بچار کر کے اس کے تدارک کی حکمت عملی وضع کرنی ہوگی ورنہ مستقبل مزید تاریک سے تاریک تر ہوتا چلا جائے گا۔

6. مسلمانوں میں موجود کرپشن اور بددیانتی

کرپشن اور بددیانتی ہمارے معاشرے کا ایسا ناسور ہے جس نے آج ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی کو بری طرح اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ حکمران ہوں یا عوام جس کو جب، جہاں اور جیسا موقع ملتا ہے وہ لوٹ کھسوٹ، بددیانتی اور کرپشن سے خود کو نہیں بچا پاتا۔ نبی اکرم ﷺ نے شاید انہی حالات کے بارے میں پیشن گوئی فرمائی تھی کہ قربِ قیامت میں دیانت و امانت کو اٹھا لیا جائے گا۔[27] اس کرپشن اور بددیانتی کی وجہ سے مسلمانوں کا ایک مکروہ چہرہ اہلِ مغرب کے ہاں پیدا ہو گیا ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان وہ قوم ہیں جو اپنے کام میں ڈنڈی مارتے ہیں اور صرف دھوکہ دہی اور فریب کر کے اپنا کام چلاتے ہیں۔ حالانکہ یہودیوں اور عیسائیوں کے غلط افعال کی بدولت کوئی شخص بھی عیسائیت یا یہودیت کو برا بھلا نہیں کہتا لیکن یہ اسلاموفوبیا ہی کا اثر ہے کہ مسلمانوں میں موجود چند کالی بھیڑوں کی بددیانتی اور کرپشن کی بدولت یہ اسلاموفوبیا کے متاثرہ لوگ پورے اسلام پر تنقید کرتے ہیں۔ اس معاملے میں ایک طرف تو غلطی ان لوگوں کے فہم میں ہے وہیں مسلمانوں کو بھی یہ بات

---

[27] Tirmidhi, Sunan, Kitab al-Fitan ‘An Rasul Allah ﷺ, Bab Ma Jaa’a Fi Raf’ al-Amanah, Raqm al-Hadith: 2179.

سمجھنی چاہیے کہ وہ اپنے افعال و اعمال سے پوری دنیا کے سامنے اسلام کا نقشہ پیش کرتے ہیں اس لئے ان کو بہت پھونک پھونک کر قدم اٹھانے ہوں گے بالخصوص جب وہ مغرب میں غیر مسلم معاشرے کے اندر رہ رہے ہوں۔

مبحثِ سوم: تجاویز و سفارشات

اس ضمن میں ہماری تجاویز یہ ہیں کہ:

1. قرآنی تعلیمات کو عام کرنا چاہیے

بحیثیت مسلمان ہماری یہ کوشش ہونی چاہیے کہ دنیا کے آخری کونے تک یہ پیغام پہنچایا جائے کہ قرآن کریم صرف مسلمانوں کی کتاب نہیں بلکہ ساری انسانیت کے لیے ہدایت کی کتاب ہے۔ یہ کسی خاص گروہ فرد نسل یا قوم کے لیے نازل نہیں کی گئی بلکہ اس کا مقصد بنی نوع انسان کو خواہ وہ کسی بھی مکتبہ فکر یا مذہب سے تعلق رکھتا ہو، اس کو ہدایت کی طرف لانا ہے اور جہالت کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت کی روشنی اور اجالوں کی طرف پہنچانا ہے۔ قرآن میں "ھُدیً للناس" کا لفظ آیا ہے، یعنی کہ تمام جہاں کے لوگوں کے لیے ہدایت۔ اسی طرح یہ دینِ اسلام بھی کوئی نیا دین نہیں بلکہ وہی دینِ حنیف ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ سے پہلے انبیاء کرامؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام لے کر آئے تھے۔ ان سب کی مشترکہ دعوت میں توحید، رسالت اور آخرت پر ایمان کے ساتھ ساتھ امن و سلامتی کی بھی تلقین کی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے:

> **شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَي الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ**[28]
>
> اس نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ طے کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح کو دیا تھا، اور جو (اے پیغمبر) ہم نے تمہارے پاس وحی کے ذریعے بھیجا ہے اور جس کا حکم ہم نے ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا تھا کہ تم دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔ (پھر بھی) مشرکین کو وہ بات بہت گراں گزرتی ہے جس کی طرف تم انھیں دعوت دے رہے ہو۔ اللہ جس کو چاہتا ہے چن کر اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور جو کوئی اس سے لو لگاتا ہے اسے اپنے پاس پہنچا دیتا ہے۔

2. رسول اللہ ﷺ کی زندگی سب کے لئے باعثِ تقلید ہے

اسی طرح ہماری یہ بھی ذمہ داری ہے کہ ہم مغربی دنیا کو یہ باور کروائیں کہ وہ کسی ایک شخص کے برے اعمال کو دیکھ کر پورے اسلام پر اس کا اطلاق کرنے کی بجائے رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ کو سامنے رکھے، آپ ﷺ کی زندگی کے ہر پہلو پر غور کرے۔ آپ ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو اتنا روشن اور تابناک ہے کہ جو شخص بھی آپ ﷺ کی سیرت پر غیر متعصبانہ نظر ڈالے گا وہ آپ ﷺ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے گا۔ یہی وجہ ہے کہ (The Hundred) نامی کتاب کا مصنف مائیکل ہارٹ جو ایک عیسائی سیرت نگار اور مورخ ہے وہ بھی دنیائے انسانیت کی سو بڑی شخصیات میں آپ ﷺ کو نمبر ایک شخصیت قرار دینے پر مجبور ہے اور آپ ﷺ کی شخصیت کی عظمت کو مانتا ہے۔

3. میڈیا کو مثبت کردار ادا کرنا چاہیے

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ میڈیا اس دور میں لوگوں کی برین واشنگ کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے، لہذا میڈیا کو اسلاموفوبیا کے خلاف لڑنے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ اخبارات، اشتہارات، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر مسلمانوں کے کارناموں کو اور امن کے لیے کی

---

[28] Al-Shura, 13:42.

جانے والے رسول اللہ ﷺ کے تمام اقدامات کو نشر کیا جائے اور دنیائے مغرب کو یہ باور کروایا جائے کہ اسلام ایک امن کا دین ہے جو کسی قسم کی شر انگیزی کو قبول نہیں کرتا۔اس کے علاوہ میڈیا کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ انتہا پسندی جیسے عنوانات پر مسلمانوں پر لگے الزامات کو صاف کرنے میں اپنا کردار ادا کرے۔ایک سروے کے مطابق مغربی ممالک میں رہنے والے مسلمان اسلام کے متعلق معلومات ٹی وی چینلز اور اخبارات کے ذریعے حاصل کرتے ہیں، لہٰذا اس سلسلے میں امت مسلمہ کو میڈیا کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس فورم پر اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور مسلم حکومتوں کو میڈیا پر اچھی خاصی رقم خرچ کرکے اسے کارِ دعوت کے لیے استعمال میں لانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔عالمِ اسلام کے سامنے اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کے سلسلے میں کانفرنسز، ورکشاپس، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا، اداروں، کتابوں، مضامین، کالمز غرض یہ کہ ہر طریقے سے مغربی اور یورپی سازشوں کو بے نقاب کیا جائے۔اسلام کی روشنی تعلیمات کو اس طرح پیش کیا جائے کہ مسلم و غیر مسلم ہر ایک ان تعلیمات سے متاثر ہو۔

4. اسلام کی عمومی تعلیمات کو عام کرنا چاہیے

اسلام کی ان تعلیمات کو بالخصوص پوری دنیا کے سامنے اجاگر کیا جائے جن کا تعلق عمومی طور پر تمام بنی نوع انسان کے ساتھ ہے اور جو سب کے لیے مفید اور موزوں ہیں، مثلاً آج کے دور میں مغرب میں خاندانی نظام کا شیرازہ بکھر چکا ہے، تو ضروری ہے کہ ان لوگوں کو اسلام کا تصورِ خاندان دکھایا جائے تاکہ لوگ اس پر عمل کرکے اپنے گھروں میں سکون حاصل کر سکیں۔اسی کے ساتھ ساتھ اسلام کا تصورِ عدل، تصورِ رحمت وغیرہ کو بھی فروغ دیا جائے۔اسی طرح جو برائیاں معاشرے میں پائی جاتی ہیں جیسے سود، ذخیرہ اندوزی، کاروبار میں بددیانتی، ہم جنس پرستی، نسل پرستی، چوری، قتل وغارت اور ڈاکہ زنی، ان تمام کے خلاف بھی عالمی سطح پر تحریکات چلائی جائیں تاکہ لوگ اسلاموفوبیا کے اصل محرکات پر بات کر سکیں اور یہ جان سکیں کہ ان برائیوں کے پیچھے اسلام یا مسلمان ہرگز بھی نہیں، اسی کے ساتھ ساتھ ایسا کرنے سے اسلام اور امت مسلمہ کے لیے عالمی فورم پر راہیں ہموار ہو سکیں گی۔اس سلسلے میں باہمی تنازعات، مسلکی اختلافات اور فروعی مسائل کو بالائے طاق رکھ کر امت کے مفاد عامہ کے لیے پالیسیاں اور اہداف مقرر کیے جائیں۔

5. اسلام کو غیر مسلموں کے سامنے بطور مکمل ضابطہ حیات کے پیش کرنا چاہیے

ضروری ہے کہ اسلام کو ایک ہمہ گیر اور کامل مذہب اور مکمل ضابطہ حیات کے طور پر لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے اور لوگوں کو یہ باور کروایا جائے کہ اسلام صرف عقیدہ اور عبادات کا مذہب نہیں بلکہ معاملات اور اخلاقیات سمیت معیشت، معاشیات، اقتصادیات، سیاست، تعلیم وتربیت سمیت تمام شعبہ ہائے زندگی کے تمام پہلوؤں پر مکمل رہنمائی کرتا ہے۔اس کی تہذیب نہایت شاندار اور قدیم ہے اور اس کی وسعتیں لازوال ہیں اور اسلام ہی دراصل تمام علوم وفنون، تہذیب وثقافت اور ٹیکنالوجی کے میدان میں ترقی کا موجد ہے اور خود رسول اکرم ﷺ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر انسانی حقوق، آزادی نسواں، خواتین کے فطری حقوق، حقیقی جمہوریت کے اقدار، آزادی خیال اور آزادی رائے، عالمی سلامتی کے اصول وضوابط اور منصفانہ گلوبلائزیشن وغیرہ سمیت دیگر تمام اہم معاملات پر جو اقوام متحدہ کے معاہدوں میں ذکر کیے گئے ہیں، ان سب پر ساڑھے چودہ سو سال پہلے واضح الفاظ میں ہدایات جاری فرمادی ہیں۔

6. اتحاد بین المذاہب کے عنوان پر مکالموں کا انعقاد کرنا چاہیے

مختلف ادیان اور نظریات رکھنے والے افراد کو مل بیٹھنے اور اتحاد بین المذاہب کے عنوان پر مکالموں کی شدید ضرورت ہے، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ غلط فہمیاں ختم ہوں گی، قربتیں بڑھیں گی اور ایک دوسرے کے افکار کو سمجھنے اور قبول کرنے میں مدد ملے گی۔اسی طرح عالمی سطح پر غیر مسلم دانشوروں، سیاست دانوں، میڈیا کے لوگوں اور مذہبی شخصیات سے رابطے کرکے انہیں مناسب انداز میں اسلام اور مسلمانوں کی اصل شخصیت اور کردار سے متعارف کروایا جائے تاکہ وہ لوگ اسلاموفوبیا کی سازش کو ناکام کرنے میں ہمارے ساتھ کھڑے ہوں۔

7. مسلم فلاحی اداروں کے ذریعے غیر مسلموں کی مدد کرنی چاہیے

مسلم فلاحی اداروں کے ذریعے غیر مسلم ضرورت مندوں کی امداد کو فروغ دیا جائے تاکہ غیر مسلموں کے دلوں میں اسلام سے متعلق محبت کا پہلو اجاگر ہو سکے۔ قرآن نے "تالیفِ قلب" کے عنوان سے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے مصارفِ زکوۃ میں ایسے لوگوں کا حصہ رکھا ہے۔[29] اسی طرح جن ممالک میں مسلمان رہتے ہیں، چاہے وہ اقلیت ہی میں کیوں نہ ہوں، انہیں ان ممالک کو درپیش مسائل کے حل کرنے کے لیے اپنے تمام صلاحیتیں اور خدمات پیش کرنی چاہیے تاکہ ان ممالک کی حکومت اور وہاں رہنے والے غیر مسلموں کے سامنے مسلمانوں کا ایک فلاحی اور پرامن چہرہ آسکے اور وہ اسلامی تہذیب واقدار کو معاشرے کے لئے مثبت انداز میں دیکھ سکیں۔

8. اسلام کو دہشت گردی سے نہ جوڑا جائے

اس بات کو دنیا کے سامنے باور کروایا جائے کہ ماضی قریب میں جتنی بھی عالمی جنگیں ہوئی ہیں، ان سب میں اسلام یا مسلمانوں کا کسی صورت بھی کوئی حصہ نہ تھا بلکہ وہ سب کی سب صیہونیوں کے ہاتھوں سے سرزد ہوئی ہیں، لہذا یہ تاثر دینا کہ اسلام ہی دہشت گردی کا مذہب ہے اور صرف فتنہ اور فساد کی بات کرتا ہے، یہ درست نہ ہوگا۔ اس ضمن میں یہ بات بھی بہت ضروری ہے کہ اسلام کا صحیح تعارف کروانے کے لیے عالمی سطح پر خصوصی توجہ دی جائے اور اسلام کا صاف اور شفاف اصلی چہرہ دنیا میں پیش کیا جائے۔ نیز اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو غلط قسم کے خیالات مغرب میں پائے جاتے ہیں، ان کا ازالہ کیا جائے اور عالمی سطح پر دعوت وتبلیغ کے ذریعے غیر مسلموں کو اسلام کی طرف متوجہ کرکے ان کے دلوں سے اسلاموفوبیا کا مرض ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ دعوت تبلیغ کی اہمیت اور افادیت آج پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے کیونکہ مشرق ومغرب میں اسلام کا جو منفی نقشہ لوگوں کے سامنے کھینچا گیا ہے، اس کو صحیح کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان اس کارِ خیر کی انجام دہی میں ہرگز بھی غفلت نہ برتیں اور اس فریضے کے انجام دینے میں تن من دھن کی بازی لگادیں۔

9. غیر مسلم معاشرے میں رہنے والے مسلمانوں کو حکومت کا وفادار رہنا چاہیے

غیر مسلم معاشرے میں رہنے والے مسلمانوں کو ٹھوس بنیادوں پر حقائق کی روشنی میں اپنے آپ کو ایک وفادار شہری اور خیر خواہ محب وطن ثابت کرنا چاہیے تاکہ مسلمانوں سے متعلق مغربی معاشرے میں پائی جانے والی بے چینی کو ختم کیا جاسکے اور ان کا یہ تاثر ختم ہو جائے کہ مسلمان ایک ترقی یافتہ مغربی معاشرے کے لیے رکاوٹ ہیں۔ غیر مسلم معاشرے میں رہنے والے مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی اشتعال انگیزی میں نہ آئیں اور اینٹ کا جواب پتھر سے نہ دیں، اسلام کی سکھائی ہوئی میانہ روی اور رواداری کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں، اسی طرح وہ اپنی داعیانہ حیثیت کو نہ بھولیں، اور اس اصول کو یاد رکھیں کہ مسلمانوں کی لڑائی مرض سے ہے نہ کہ مریض سے، اب ان کو چاہیے کہ ان کی تمام تر کوششیں اہلِ کفر کو ایمان کی دولت سے مالامال کرنے کے لیے ہوں نہ کہ ان کو نیست ونابود کرنے کے لئے۔ اللہ کی ساری مخلوق کے کچھ حقوق ہیں اور ان کو دینِ حق کی طرف لانے کے کچھ اداب ہیں، ان کا احترام اور اہتمام ہی حکمتِ دین ہے۔ جیسے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ[30]

یعنی اپنے رب کے راستے کی طرف لوگوں کو حکمت کے ساتھ اور خوش اسلوبی سے نصیحت کرکے دعوت دو، اور (اگر بحث کی نوبت آئے تو) ان سے بحث بھی ایسے طریقے سے کرو جو بہترین ہو۔ یقیناً تمہارا پروردگار ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے راستے سے بھٹک گئے ہیں، اور ان سے بھی خوب واقف ہے جو راہ راست پر قائم ہیں۔

10. اسلام کے نظریہ تحمل ورواداری کو عام کیا جائے

[29] Al-Tawbah, 60:09.
[30] Al-Nahl, 125:16.

لوگوں کو اس بات کا شعور دیا جائے کہ تحمل اور رواداری کو ایک بنیادی جمہوری قدر تسلیم کیا جاتا ہے، مغرب کا لبرل ازم بھی بظاہر اس کی تعلیم دیتا ہے مگر حقیقت اس کے بر عکس ہے۔ اسلام کا نظریہ باہمی احترام اس سب سے ایک قدم آگے ہے، کیونکہ رواداری کے مقابلے میں باہمی احترام کا جذبہ مثبت اور وسیع ہے، جب ہم تحمل کی بات کرتے ہیں تو اس میں جبر اور دباؤ کا احساس ہوتا ہے۔ ہم کسی چیز، کسی شے، کسی خیال، کسی فرقہ یا فرد کو پسند کریں یا ناپسند کریں، تو ہمیں وہاں تحمل کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے، جبکہ اسلام اس کے مقابلے میں باہمی احترام کی تلقین کرتا ہے۔ باہمی احترام کے نتیجے میں تحمل بھی لازمی طور پر پیدا ہاجائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ کہیں بھی کوئی مسلمان دوسرے شخص کے مذہبی جذبات کی بے حرمتی نہیں کرتا ۔حقیقت یہ ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت داؤدؑ اور دیگر رسولوں کا بھی ایسے ہی احترام کرتے ہیں جس طرح وہ اپنے رسول حضرت محمد ﷺ کا کرتے ہیں جبکہ اس کے بر عکس ڈنمارک اور فرانس میں رسول اللہ ﷺ کی شان میں کی جانے والی گستاخی اور آپ ﷺ کے بنائے گئے خاکے اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ مغرب کے تحمل ورواداری کے دعوے کس قدر کھوکھلے ہیں۔ لہذا تحمل کے بجائے باہمی احترام کا جذبے کو فروغ دینے کی ضرورت ہے اور بلاشبہ اس سلسلہ میں اسلام بہترین رہنما ثابت ہوتا ہے۔

11. امت مسلمہ میں اتحاد و اتفاق کو فروغ دیا جائے

امت مسلمہ کے مختلف مکاتب فکر کے درمیان اتحاد اور اتفاق بہت ضروری ہے، اگر امت میں اتفاق اور اتحاد پیدا ہو جائے اور حالات کی نزاکت کو سمجھ لیا جائے تو یقیناً مسلمانوں کا ایک اچھا میج دوسری دنیا کے سامنے جائے گا اور ہر شخص ان کو احترام کی نظر سے دیکھنے پر مجبور ہوگا۔ اسی طرح یہ بھی ہمارا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے کہ ہمارے ہاں جو بھی امت مسلمہ کے مسائل و مشکلات کے اسباب کی نشاندہی کر کے ان کے تدارک اور امت کی اصلاح کا بیڑہ اٹھاتا ہے وہ ہمیشہ اصلاح کا عمل دوسروں سے شروع کرتا ہے اور خود کو بھول جاتا ہے۔ عوام حکمرانوں کو کوستے ہیں اور حکمران عوام کو تمام خرابیوں کا ذمہ دار قرار دیتے ہیں۔ اگر ہم دیکھیں تو اس وقت ہمارے حکمرانوں اور عوام کا رخ اور ترجیحات ہی مختلف ہیں۔ حکمران غیروں کے مقاصد کی تکمیل میں لگے ہیں اور انہیں عوامی مسائل و مشکلات سے نہ صرف یہ کہ کوئی سروکار نہیں بلکہ عوامی اضطراب کا احساس وادراک تک نہیں۔ یہ اعتماد کا فقدان اور الزام تراشی کی روش صرف عوام اور حکمرانوں کے مابین ہی نہیں ہے بلکہ مختلف طبقات اور مختلف افراد بھی اس کا شکار ہیں بلکہ بحیثیت مجموعی ہم سب قول وفعل کے بدترین تضاد میں مبتلا ہیں اس لیے ہمیں سب سے پہلے اپنی اصلاح کرنی ہو گی، معاشرے میں پھیلی تاریکیوں اور ظلمت شب کا شکوہ کرنے کی بجائے اپنے حصے کا چراغ جلانا ہو گا، اور امت کو اجتماعی، انفرادی، حکومتی اور عوامی مسائل و مشکلات سے نجات دلانے کے لئے تن من دھن کی بازی لگانی ہوگی۔

خلاصہ بحث

خلاصہ یہ ہے کہ آج اگر امت مسلمہ کے مسائل و مشکلات کی بات کی جائے تو وہ ذاتی زندگی سے متعلق بھی ہیں اور اجتماعی نظم سے بھی، انفرادی زندگیوں میں بھی بے شمار کوتاہیاں دیکھنے میں آرہی ہیں اور معاشرتی سطح پر بھی کمزوریاں بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ عوام کو بھی اپنی اصلاح کی فکر کرنی ہے اور حکمرانوں کو بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہوگا۔ ان امور کی نشاندہی کی جائے جو ہمارے مسائل و مشکلات، بگاڑ وفساد اور زوال وانحطاط کا اصل سبب ہیں۔ جب عوام وخواص، رعایا اور حکمران، فرد اور معاشرہ سب اپنی کمزوریوں اور ذمہ داریوں کا احساس وادراک کر کے ان اسباب کے ازالے کی فکر کریں گے تب کہیں بہتری کے آثار نمودار ہونا شروع ہوں گے۔ مسلمانوں کی موجودہ پریشان حالی کے اسباب یہ ہیں کہ وہ لاشعوری اور غفلت کی زندگی گزار رہے ہیں، جب کہ انھیں اس ذمہ داری کے ساتھ دنیا میں بھیجا گیا ہے کہ وہ اس جہاں میں بسنے والے تمام افراد کے نفع ونقصان کی فکر کریں، مگر وہ اپنی ذاتی زندگی میں گھر کر اپنی اس عظیم ذمہ داری کو بھول بیٹھے، دوسرا سبب یہ ہے کہ مسلمان تعلیمی اور فنی میدان میں بہت پیچھے رہ گئے اور تعلیم کے بغیر کسی قوم کی کسی بھی میدان میں صحیح راہنمائی کرنا محض خواب وخیال ہے، تیسرا سبب یہ ہے کہ دین سے ان کا رشتہ بہت کمزور پڑچکا ہے، چنانچہ دینی تعلیمات، اسلامی طرز زندگی اور اسلامی اخلاق ان کی زندگی سے عنقا ہو رہے ہیں، وہ دیگر اقوام کی لادینی تہذیبوں میں فنا ہو گئے۔ یہی اسباب اقوام مغرب کی نظر میں بھی مسلمانوں کے حیثیت کو کم کر دیتے ہیں جس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ مسلمان اپنی مسلمہ حیثیت کو منوانے میں ناکام رہتے ہیں۔

لہٰذا مسلمانوں کو ان تینوں اسباب میں غور کرنا چاہیے اور ان تینوں کی طرف سنجیدہ اقدامات کرنے چاہیے، ان شاء اللہ کامیابی و کامرانی ان کا مقدر ہوگی اور زمین کی سربراہی اور دیگر اقوام کی قیادت وسیادت انھیں حاصل ہوگی، وہ ایک قائد امت بن کر دوبارہ ابھر سکیں گے اور پوری دنیا انھیں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے گی اور بالخصوص اسلاموفوبیا کے چیلنجز پر بھی بڑی حد تک قابو پالیا جائے گا۔ اس ضمن میں اللہ کا پاک ارشاد ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ: وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔[31] "نہ آئندہ کے لیے ہمت ہارو اور نہ (موجودہ اور گزرے ہوئے تکلیف دہ حالات پر) غم کرو، تم ہی سربلند رہوگے، شرط یہ ہے کہ تم ایمان پر قائم رہو۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

- Esposito, John L., and Ibrahim Kalin (eds.). *Islamophobia: The Challenge of Pluralism in the 21st Century*. New York: Oxford University Press, 2011.
- Sayyid, Salman. *Recalling the Caliphate: Decolonisation and World Order*. London: Hurst & Company, 2014.
- Allen, Christopher. *Islamophobia*. Farnham: Ashgate Publishing, 2010.
- Cesari, Jocelyne. *Why the West Fears Islam: An Exploration of Islam in Western Liberal Democracies*. New York: Palgrave Macmillan, 2013.
- Bleich, Erik. *The Freedom to Be Racist? How the United States and Europe Struggle to Preserve Freedom and Combat Racism*. New York: Oxford University Press, 2011.
- Shryock, Andrew (ed.). *Islamophobia/Islamophilia: Beyond the Politics of Enemy and Friend*. Bloomington: Indiana University Press, 2010.
- Kundnani, Arun. *The Muslims Are Coming! Islamophobia, Extremism, and the Domestic War on Terror*. London: Verso Books, 2014.
- Richardson, Robin. *Islamophobia: Issues, Challenges, and Action*. Stoke-on-Trent: Trentham Books, 2004.
- Abu-Ras, Wahiba, and Zulema Suarez. "Muslim Americans' Experience of Discrimination Following 9/11." *Journal of Muslim Mental Health*, 2009.
- Zúquete, José Pedro. *The Identitarians: The Movement Against Globalism and Islam in Europe*. Notre Dame: University of Notre Dame Press, 2018.
- Shahabuddin, Muhammad. *Aqallīton ke Huqūq aur Maghrib mein Islamophobia, Islamophobia: Tareef, Asbab aur Hal*. New Delhi: Ifa Publications, 2011.
- Akhtar, Nawab Ali. "Mulk mein Islamophobia paida karne ki sazish." *Qaumi Awaz*, 27 June 2019.
- Aziz, Khadija. "Maghrib mein Islamophobia ke liye Mustamal Zarāye (Electronic Media) aur un ke Asarāt." *Burjis*, J: 1, Shumara: 1, January–June 2014.

[31] Al-Imran, 139:03.